پروگرام نمبر 42

Good!
June 7 1985

جب تک ہم خاندانی طور پر منظم نہ ہوں اُس وقت تک ہم سیاسی طور پر ایک قوم اور ایک ملت نہیں بن سکتے ۔ کیونکہ اگر ہمارے گھر کا نظام ہی درہم برہم ہو تو قومی نظام کس طرح درُست کر سکتے ہیں ۔ اگر ہمارے دل میں گھر بنانے کا ہی جذبہ نہ ہو تو ملک اور قوم بنانے کا جذبہ کہاں سے آئیگا ۔ اور اگر ہم اپنے گھر کے اچھے فرد ثابت نہیں ہو سکتے تو اپنے ملک کے اچھے شہری یا اپنی قوم کے اچھے فرد کیسے بن سکتے ہیں ۔

ہاں یہ بات ضرور ہے کہ جس طرح گھر بنانے کیلئے گھر کی تنظیم کی ضرورت ہوتی ہے اُسی طرح ایک قوم یا ایک ملت بنانے کیلئے قومی تنظیم کی ضرورت ہوتی ہے ۔ گھر کی تنظیم گھر کا سربراہ کرتا ہے جبکہ قوم کی تنظیم قوم کا سربراہ کرتا ہے ۔ اور اگر گھر کی تنظیم کیلئے یا قوم کی تنظیم کیلئے اچھا سربراہ میسر نہ ہو تو یہ اُس گھر اور اُس قوم کی بد قسمتی سے بڑھ کر اور کچھ نہیں ۔ جس طرح سیاسی طور پر اُس وقت یعنی بادشاہت قائم ہونے سے پہلے کا وہ زمانہ جسے ہم قاضیوں کا دور کہتے ہیں بنی اسرائیل میں نہ تو قومی تنظیم تھی اور نہ قومی دارالسلطنت اور نہ ہی کوئی قومی سربراہ تھا ۔ جو اُن کو ایک سیاسی نظام کے تحت ایک قوم کی حیثیت سے ایک جھنڈے تلے جمع کرتا ۔ موسیٰ نے انہیں ایک مذہبی نظام دیا مگر کوئی واضح سیاسی نظام نہ دیا ۔ اُسکی قوم کے بارہ قبیلے تھے جو کبھی اپنے مشترکہ دفاع کیلئے متحد ہو جاتے اور کبھی آپس میں اِس حد تک لڑتے کہ باہمی تباہی کا خطرہ پیدا ہو جاتا ۔ پھر بھی وہ تین مشترکہ تعلقات کے اثر سے ایک درجن معمولی اقوام میں بٹنے سے بچ گئے ۔ پہلا تعلق مشترکہ آباؤ اجداد اور تاریخ سے منسلک ہے ابرہام اُس تمام نسل کا بانی تھا اور وہ سب اضحاق اور یعقوب کی برابر عزت کرتے تھے ۔ جبکہ یوسف، موسیٰ اور یشوع کے نام کی شان اور بحیرۂ قلزم دریائے یردن اور ملک کے فتح کرنے کی عظمت وجلال اُن کی قومی میراث تھی ۔

دوسرا مشترکہ تعلق عبرانی زبان تھی ۔ اب تک بنی اسرائیل کے مختلف مقامی زبانوں کے آثار کا ثبوت ملتا ہے ۔ لیکن اُن کی زبان میں اتنے تغیرات نہیں ہوتے ہوں گے جو بادشاہ ایلفریڈ کے زمانے میں انگلستان میں تھے ۔

تیسرا تعلق مشترکہ مذہب تھا ۔ خیمۂ اجتماع سیلا کے مقام پر قائم کیا گیا تھا ۔ بائیبل مقدس میں یشوع 18 باب اُسکی پہلی آئیت میں لکھا ہے ۔ "اور بنی اسرائیل کی ساری جماعت نے سیلا میں جمع ہو کر خیمۂ اجتماع کو وہاں کھڑا کیا اور وہ ملک اُن کے آگے مغلوب ہو چکا تھا ۔"

سیلا میں وہ واحد مذبحہ ہوتا تھا۔ وہاں قومی سردار کاہن رہتا تھا اور وہاں روزانہ قومی قربانیاں گزرانی جاتی تھیں۔ اِسی جگہ کو قبائل کے نمائندے تین سالانہ عظیم عیدوں کے موقع پر جایا کرتے تھے۔ یہ وہی مرکز جو قومیں تھیں جن سے وہ متاثر رہتے تھے۔ کسی حد تک ایسے مشترکہ تعلقات یونانیوں میں بھی ہوتے تھے۔ لیکن جغرافیائی حالات کے سبب بہت جلد اتنی شدید انفرادیت پیدا ہوئی کہ وہ یکلی ایک دوسرے کے ساتھ اتنے پیوستہ نہ ہوئے کہ ایک ہی قوم بن جائیں۔ لیکن مشترکہ تعلقات کے اثرات کے ماتحت عبرانی لوگ ایک ساتھ رہتے تھے۔ جب تک اُن کو بنی سموئیل اور داؤد بادشاہ سے وہ اعلیٰ ایمان اور قابلیت نہ ملی جس سے سیاسی تنظیم پیدا ہوئی جس کے سبب سے وہ ایک ہی قوم کی شکل میں جمع ہوئے۔

قومی زندگی کے اِس بے ضبط لیکن ترکیب دینے والے زمانے میں باہر سے جو اہم حملے ہوئے۔ جیسا کہ ہم آپکو اپنے پچھلے پروگرام میں بتا چکے ہیں کہ یہ حملے اُن کی قومی برگشتگی کا فطری نتیجہ اور قدرتی سزا تھے۔

بائیبل مقدس میں قضاۃ 2 باب اُسکی 11 سے 14 آئیت تک لکھا ہے۔ "اور بنی اسرائیل نے خداوند کے آگے بدی کی اور بعلیم کی پرستش کرنے لگے اور انہوں نے خداوند اپنے باپ دادا کے خدا کو جو اُن کو ملک مصر سے نکال کر لایا تھا چھوڑ دیا اور دوسرے معبودوں کی جو اُن کے چوگرد کی قوموں کے دیوتاؤں میں سے تھے پیروی کرنے اور اُن کو سجدہ کرنے لگے اور خداوند کو غصہ دلایا اور وہ خداوند کو چھوڑ کر بعل اور عستارات کی پرستش کرنے لگے اور خداوند کا قہر اسرائیل پر بھڑکا اور اُس نے اُن کو غارتگروں کے ہاتھ میں کر دیا جو اُن کو لوٹنے لگے۔ اور اُس نے اُن کو اُن کے دشمنوں کے ہاتھ جو آس پاس تھے بیچا۔ سو وہ پھر اپنے دشمنوں کے سامنے کھڑے نہ ہو سکے۔" خدا سے دوری کا رسوائکن منزہ چکھنے کے بعد بنی اسرائیل پھر خداوند سے فریاد کرنے لگے بائیبل مقدس میں قضاۃ 3 باب اُسکی 9 آئیت میں لکھا ہے۔ "اور جب بنی اسرائیل نے خداوند سے فریاد کی تو خداوند نے بنی اسرائیل کیلئے ایک رہائی دینے والے کو برپا کیا اور کالب کے چھوٹے بھائی قنز کے بیٹے غتنی ایل نے اُن کو چھڑایا۔"

سامعین! قضاۃ کی کتاب میں یہ الفاظ یعنی . . . ——— . . . . "وہ بنی اسرائیل

نے خداوند کے آگے بدی کی" اور بنی اسرائیل خداوند سے فریاد کرنے لگے" ان جیسے
فقرات دس دفعہ باری باری قضاۃ کی کتاب میں آئے ہیں۔ یہ الفاظ اُس تاریخ کو
اُسکی اخلاقی اہمیت سے ملبس کرتے ہیں۔ یہ تاریخ اتنی شدت سے انسانیت پر مبنی ہے
جیسے نارمن کی فتح کا ایک باب ہو۔ لیکن اُسکی اعلیٰ ترین اہمیت اُس تربیت پر مبنی ہے
جس کے ذریعے سے آخر کار بنی اسرائیل ایک قوم بنی جسکا خدا قادرِ مطلق تھا۔

سامعین! بعض اوقات خدا ہمیں ہماری برگشتگی اور گمراہی کی سزا دیتا ہے تاکہ ہم گمراہ و برگشتہ
ہونے سے بچ جائیں۔ وہ ہمیں متحد اور منظم کرنا چاہتا ہے تاکہ ہم باہم مل کر شیطان کی اُن
تدبیروں کو ناکام بنا دیں جو ہمیں زوال کی طرف لے جاتی ہیں اور جب تک ہم شیطان کی
تدبیروں کو ناکام نہیں بنائیں گے۔ اُس وقت تک عروج حاصل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ شیطان
ہماری راہ کی سب سے بڑی رکاوٹ ہے جو ہمیں عروج تک پہنچنے سے روکتی ہے۔ لیکن
خدائے قادرِ مطلق اِس رکاوٹ کو پامال کرنا چاہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ ہم
سب یسوع المسیح پر دل و جان سے ایمان لائیں کیونکہ مسیح پر ایمان لانے ہی سے ہم
گناہوں پر فتح مند ہو سکتے ہیں۔ اُس پر ایمان لانے ہی سے ہم گناہوں کا سارا گھمنڈ
اور گناہوں کے سارے بند چھوڑ سکتے ہیں۔ کیونکہ اُس کے لہو میں ایسی قدرت ہے جو گناہوں
کے سارے داغ دور کر دیتی ہے۔

S.NO 31 DUR 0.18, 4.32 گیت # چھوڑو گے کیا تم

ابھی آپ نے اِس پروگرام میں سُنا کہ زمانۂ قدیم میں بنی اسرائیل میں نہ تو قومی تنظیم تھی اور نہ ہی کوئی قومی سربراہ تھا جو اُن کو سیاسی نظام دے کر متحد کرتا۔ اِسی بے راہ روی کی وجہ سے وہ قومی بدبختی کا شکار ہوئے - جسکی سزا اُنہیں باہر سے حملوں کی صورت میں ملی ہمارا اگلا پروگرام اِسی بارے میں ہے - ہمیں یقین ہے کہ نہ صرف آپ خود یہ پروگرام سنیں گے بلکہ اپنے دوستوں کو بھی دعوت دیں گے کہ ہمارے ساتھ شامِل ہوں جب ہم دوبارہ کلامِ الٰہی میں انسانی عروج و زوال پیش کریں گے -

بہنو اور بھائیو! اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کیلیٔے اور کلامِ الٰہی کے گہرے مطالعے کیلیٔے اگر آپ ہمارے نشر کردہ اِس پروگرام کا مسودہ حاصِل کرنا چاہیں تو ہمیں لکھ کر مسودہ نمبر 42 طلب کریں -

پروگرام کے پتے کا اعلان ہم اِس پروگرام کے آخر میں کریں گے -

یہ مسودہ آپکو تقریباً چھ ہفتے میں مِل جائے گا -

اب اجازت دیجیٔے

خدا حافظ